مدنی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعہ 22 جون 2001ء

روزنامہ
CPL 61
الفضل
PH: 0092 4524 213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعہ 22 جون 2001ء 29 ربیع الاول 1422 ہجری-22 احسان 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 138

موت کی غشی کے وقت مدد کی دعا

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ وفات کے وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ تھا آپ اپنا ہاتھ اس پیالہ میں ڈالتے تھے اور اس سے پانی لے کر چہرہ مبارک پر لگاتے اور یہ دعا کرتے تھے۔

اے اللہ موت کی بے ہوشیوں اور مدہوشیوں میں میری مدد فرما۔

(جامع ترمذی کتاب الجنائز باب التشدید عندالموت حدیث نمبر 900)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

موت کیا دور ہے؟ جس کی پچاس برس کی عمر ہو چکی ہے۔ اگر وہ زندگی پالے گا تو دو چار برس اور پالے گا یا زیادہ سے زیادہ دس برس۔ اور آخر مرنا ہوگا۔ موت ایک یقینی شے ہے جس سے ہرگز ہرگز کوئی بچ نہیں سکتا۔ میں دیکھتا ہوں کہ لوگ روپیہ پیسہ کے حساب میں ایسے غلطاں پیچاں رہتے ہیں کہ کچھ حد نہیں، مگر عمر کا حساب کبھی بھی نہیں کرتے۔ بدبخت ہے وہ انسان جس کو عمر کے حساب کی طرف توجہ نہ ہو۔ سب سے ضروری ہے اور حساب کے لائق جو شے ہے وہ عمر ہی تو ہے۔ ایسا نہ ہو کہ موت آجائے اور یہ حسرت لے کر دنیا سے کوچ کرے۔ قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ جیسے بہشتی زندگی اسی دنیا سے شروع ہو جاتی ہے۔ جہنم کی زندگی بھی یہاں ہی سے شروع ہو جاتی ہے۔ جب انسان حسرت کے ساتھ مرتا ہے، تو بہت بڑے جہنم میں ہوتا ہے۔ جب دیکھتا ہے کہ اب چلا۔ ہیضہ، طاعون، محرقہ، خفقان یا کسی اور شدید مرض میں مبتلا ہوتا ہے، تو موت سے پہلے ایک موت وارد ہو جاتی ہے۔ جو دل اور روح کو فرسودہ کر دیتی ہے۔ اور وہ بھی حسرت ہوتی ہے۔ بعض امراض ایسے ہیں کہ دو منٹ میں دم لینے نہیں دیتے اور جھٹ پٹ کام تمام کر دیتے ہیں۔ جس نے ایک دن بھی مطالعہ کیا کہ میں مرنے والا جانور ہوں وہ اس عذاب سے بچنے کی فکر میں ہوا جو انسان کو حسرت کے رنگ میں کھا جاتا ہے۔

ہمارے عزیزوں میں سے ایک کو قولنج ہوئی۔ آخر پیشاب بند ہو کر سیاہ رنگ کی ایک قے ہوئی اور اس کے ساتھ ہی گردن لٹک گئی۔ اس وقت کہا کہ اب معلوم ہوا کہ دنیا کچھ چیز نہیں۔ یقیناً یاد رکھو کہ دنیا کوئی چیز نہیں۔ کون کہہ سکتا ہے کہ ہم سب جو اس وقت یہاں موجود ہیں، سال آئندہ میں بھی ضرور ہوں گے۔ بہت سے ہمارے دوست جو پچھلے سال موجود تھے، آج نہیں ہیں۔ انہیں کیا معلوم تھا کہ اگلے سال ہم نہ ہوں گے۔ اسی طرح اب کون کہہ سکتا ہے کہ ہم ضرور ہوں گے اور کس کو معلوم ہے کہ مرنے والوں کی فہرست میں کس کس کا نام ہے۔ پس بڑا ہی مورکھ اور نادان ہے وہ شخص جو مرنے سے پہلے خدا سے صلح نہیں کرتا اور جھوٹی برادری کو نہیں چھوڑتا۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 427)

موت کی نہ ٹلنے والی گھڑی کا ہمیشہ خیال رکھو

(حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاولؓ)

اللہ تعالیٰ گندوں اور ناپاک لوگوں کو پسند نہیں کرتا۔ وہ پاک ہے۔ پس وہ قدوس خدا پاکیزگی اور طہارت چاہتا ہے تو پھر اس دعویٰ ایمان کے ساتھ متقی بن جاؤ اور متقی بھی ظاہر کے نہیں۔ اس لئے نہیں کہ لوگ تمہیں متقی اور پرہیزگار کہیں یا مجلسوں میں تمہاری تعریف

باقی صفحہ 2 پر

ہومیوپیتھک علمی نشست

احمدیہ ہومیوپیتھک میڈیکل ریسرچ ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام 29 جون شام 6-15 تا ساڑھے سات بجے ہال نصرت جہاں اکیڈمی (انٹر کالج) ربوہ میں بحوالہ ''امراض قلب'' ایک علمی نشست منعقد ہوگی۔ جس میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی کتاب ''ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل'' سے متعلقہ اقتباسات پیش کرنے کے بعد محترم ڈاکٹر ضیاء اللہ سیال، ماہر امراض قلب کا لیکچر ہوگا۔ لیکچر کے بعد سوال وجواب کا سیشن ہوگا۔ دلچسپی رکھنے والے حضرات وخواتین سے گزارش ہے کہ براہ کرم پابندی وقت کے ساتھ شرکت فرما کر مستفید ہوں۔

(صدر ایسوسی ایشن)

لجنہ متوجہ ہوں

دفتر لجنہ اماء اللہ پاکستان میں مقالہ جات پہنچنے کی آخری تاریخ 15-اگست ہے۔

سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ پاکستان

نادار اور مستحق افراد کے لئے عطیات کی تحریک

فضل عمر ہسپتال ربوہ نادار اور مستحق افراد کو مفت علاج کی سہولت میسر رکھتا ہے۔ ہزاروں افراد اس سہولت سے ہر سال استفادہ کرتے ہیں ملک میں مہنگائی کے تناظر میں اب علاج معالجہ کے اخراجات برداشت کرنا بہتوں کے بس سے باہر ہوتا جا رہا ہے۔ اس کے مقابل پر ادویہ کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ ہو چکا ہے۔ اس وجہ سے یہ سہولت میسر رکھنے میں مشکل درپیش ہے۔

مخیر احباب کی خدمت میں دردمندانہ درخواست ہے۔ کہ وہ نادار مریضان کی مد میں اپنے عطایا پیش کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔ اور دکھی لوگوں کی جسمانی راحت کے سامان بہم کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ امید ہے احباب اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزا۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال - ربوہ)

عرفانِ حدیث

نمبر 77

مرتبہ: عبدالسمیع خان

دوسرا اجر

حضرت زینبؓ زوجہ عبداللہ بن مسعود بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ میرا اپنے خاوند پر اور زیر کفالت یتیموں پر خرچ کرنا میری طرف سے صدقہ شمار ہوگا۔ تو حضورؐ نے فرمایا ایسی خاتون کو دوہرا اجر ملے گا۔ ایک صدقہ کا اور دوسرا رشتہ داری نبھانے کا۔

(سنن ابن ماجه کتاب الزکوة باب الصدقة علی ذی قرابة حدیث نمبر 1824)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں

ایک حدیث حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ حضرت زینب بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا میرا اپنے خاوند پر اور میرے زیر کفالت یتیموں پر خرچ کرنا میری طرف سے صدقہ شمار ہوگا۔ اب تک جو میں حدیثیں پیش کر تا رہا ہوں ان میں زیادہ تر یہ بات دماغ میں آتی ہے کہ گویا مرد ہی ہے جو یہ سارے نیک کام کر سکتا ہے لیکن جس کے گھر یتیم پلتے ہیں اس میں عورت کا بہت بڑا دخل ہے۔ اس لئے میں نے شروع ہی میں یہ بات بتادی تھی کہ اولین اور بہترین وہ گھر ہے جس میں یتیم اچھی طرح پلتے ہوں اور یہ ناممکن ہے کہ عورت نیک دل نہ ہو اور اس میں یتیم اچھی طرح پلتے ہوں۔ خاوند کی نیکی کسی کام نہیں آسکتی کیونکہ اکثر وہ باہر رہتا ہے۔ جب تک بیوی نیک نہ ہو اس وقت تک یتیموں کے لئے ایک جنت نما گھر نہیں بن سکتا۔

تو یہ حدیث اس لئے رکھی ہے کہ اس طرف بھی یہ اشارہ کر رہی ہے اور مزید کچھ باتیں بیان کرتی ہے صرف خاوند ہی عورتوں کو نہیں پالتا بعض صورتوں میں عورتیں بھی خاوند کو پالتی ہیں اور وہ خاوند جو عورتوں کی کمائی کھانے کے عادی ہوں وہ سمجھیں گے کہ شاید ان کے لئے اس حدیث میں جواز ہے۔ میں یہ بات کھول دینا چاہتا ہوں کہ ان کے لئے اس حدیث میں کوئی جواز نہیں ہے بلکہ عدم جواز ہے۔ خاوند کو اپنی بیوی کے مال پر کوئی حق نہیں ہے۔ اگر بیوی خرچ کرتی ہے تو ایسے خرچ کرتی ہے گویا صدقہ ہے۔ تو اب بتائیں آپ کا جواز کہاں چلا گیا۔ اگر آپ صدقے پہ پلنا پسند کرتے ہیں تو غیروں سے صدقہ لینے کی بجائے بیوی کے صدقے پہ پلیں اور بیوی کو نیکی اسی طرح ملے گی جیسے صدقہ کی نیکی ملتی ہے۔ چنانچہ بہت ہی دلچسپ حدیث ہے اس پہلو سے۔

حضرت زینبؓ جو حضرت عبداللہ (رضی اللہ عنہما) کی بیگم ہیں فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ کیا میرا اپنے خاوند پر اور میرے زیر کفالت یتیموں پر خرچ کرنا میری طرف سے صدقہ شمار ہوگا۔ حضرت عبداللہ کا بھی پتہ چل گیا بیچاروں کا کہ کسی مجبوری کی وجہ سے وہ کما نہیں سکتے تھے اور ایک اور خوبی حضرت زینب کی یہ ہے کہ اس بناء پر اپنے خاوند کو چھوڑا نہیں، اس کو طعن و تشنیع نہیں کی اس کو گھر میں ٹھیک طرح رکھا ورنہ بعض عورتیں خاوند نہ کمائے تو اس کو بھی پھر نکھٹو ہونے کے طعنے دینے شروع کر دیتی ہیں یا اور طرح سے بدسلوکی کرتی ہیں۔

نیک سلوک اس میں داخل ہے اس لئے کہ اگر نیک سلوک شامل نہ ہوتا تو پھر جزاء کوئی نہ ہوتی اس لئے بات کی گہرائی میں اتر کر اس میں استنباط ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی ان سب صحابہ اور ان کے گھروں اور ان کے حالات پر نظر ہوا کرتی تھی۔ اگر اس عورت نے یہ سوال کیا کہ صدقہ ہے تو آپ اگر دیکھتے کہ وہ خاوند سے حسن سلوک نہیں کرتی بلکہ اس طرح دیتی ہے جیسے کسی چیز کے سامنے چیز پھینکی جائے تو آپؐ فرماتے نہیں یہ صدقہ نہیں ہے اس صدقے کی جزاء نہیں ہے کیونکہ تم نے وہ حقوق ادا نہیں کئے جیسا کہ اس آیت میں وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ان سے حسن سلوک کی بات کرو اچھی باتیں کہو اچھے طریق پر ادا کرو۔ تو یہ تمام باتیں اس حدیث کے الفاظ میں مضمر ہیں۔

بہر حال حدیث کے الفاظ یہ ہیں کہ یتیموں پر خرچ کرنا میری طرف سے صدقہ شمار ہوگا؟۔ اس سے مزید پتہ چلا کہ ایک یتیم نہیں بہت سے یتیموں کی یہ نگہداشت کیا کرتی تھیں ایسے بھی ہونگے جو ان کے گھر میں پلتے ہوں گے، ایسے بھی ہونگے جو گھر میں نہیں پلتے مگر باہر کے یتیم ہیں مگر یتامیٰ کا ذکر ہے ایک یا دو یتیم کی باتیں نہیں ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا ایسی خاتون کو دوہرا اجر ملے گا ایک صدقے کا اور دوسرے رشتہ داری نبھانے کا۔ (سنن ابن ماجه کتاب الزکوة باب الصدقة علی ذی قرابة)

اب دیکھیں خاوند کی بھی عزت رکھ لی۔ صدقہ تو یتامیٰ کے لئے ہے اور اس خاوند کا خیال جو رکھا جا رہا ہے اس کی عزت نفس قائم رکھتے ہوئے فرمایا یہ صدقے کے طور پر نہیں اس کو جزاء ملے گی بلکہ رشتہ داری نبھائی ہے اور جو رشتوں کو قائم کرتا ہے اس کی اپنی الگ جزاء ہے تو اس پہلو سے بہت ہی پیاری اور مکمل حدیث ہے ہر امکانی پہلو پر نظر رکھتی ہے اور اس کو کھول کھول کر ہمارے سامنے بیان کرتی ہے۔

الفضل ربوہ 29-اپریل 99

بقیہ صفحہ 1

کریں۔ نہیں! نہیں!!! اتقوا اللہ۔ اللہ تعالیٰ کے متقی بنو۔ متقی کے لئے یہ ضروری باتیں ہیں۔

اولاً ہر ایک کام جب کرو۔ اٹھتے بیٹھتے۔ چلتے۔ پھرتے۔ دشمنی میں۔ دوستی میں۔ عداوت اور محبت میں۔ مقدمہ ہو یا صلح ہو۔ غرض ہر حالت میں یہ امر خوب ذہن نشین رکھو کہ نہیں معلوم موت کی گھڑی کس وقت آ جاوے۔ وہ کون سا وقت ہوگا جب دنیا سے اٹھ جاویں گے اور اسوقت ماں۔ باپ۔ بیوی۔ بچے۔ دوست۔ یار کنبے کے بڑے بڑے ہمدردی کا دم بھرنے والے انسان مال۔ دولت غرض کوئی چیز نہ ہوگی جو اس وقت ساتھ دے سکے۔ اس وقت اگر کوئی چیز ساتھ جا سکے گی تو وہ وہی انسان کا عمل ہوگا۔ خواہ اچھا ہو خواہ برا ہو اور جیسا عمل ہوگا ویسا ہی اس کا پھل ملے گا۔

جیسے تم ہر روز دنیا میں دیکھتے ہو کہ ایک زمیندار گیہوں کے بیج بو کر جو یا جو بو کر گنے کا پھل نہیں لے سکتا۔ پس اسی طرح پر جیسے عمل ہوں گے بدلہ ان کے ہی موافق اور رنگ کا ہوگا۔ یہی سچی بات ہے کہ بھلے کام کا پھل دنیا اچھا اٹھاتی ہے۔ پس یہ بات ضرور ضرور یاد رکھو کہ جن کی خاطر انسان عداوتیں اور دشمنیاں کرتا ہے اور مکر و فریب اور کیا کیا شرارتیں کرتا ہے وہ اس آخری ساعت میں اس کے ساتھ نہ جائیں گی۔ اکیلا ہی آیا ہے اور اکیلا ہی چلا جائے گا۔ بادشاہوں کی بادشاہت۔ امیروں کی امارت۔ دوستوں کی دوستی۔ کنبہ۔ گھر۔ پڑوس۔ گاؤں اور سارے شہر کے رشتہ دار یہیں رہ جاتے ہیں۔ پس ان ساری باتوں کو غور کرو۔ اور موت کی آنے والی اور یقیناً آنے والی اور نہ ٹلنے والی گھڑی کا خیال رکھو۔ اور اس خیال کے ساتھ ہی کل کا فکر آج کرو۔ اور اپنے اعمال کا محاسبہ اور پڑتال کرو۔ کیونکہ نیک بدلہ تب ہی ملے گا۔ جبکہ اعمال بھی نیک ہوں گے۔

(از خطبہ 27۔ جنوری 1899ء۔ خطبات نور جلد اول 2)

الفضل کا باقاعدگی سے
مطالعہ کیجئے

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

مقبول احمد ظفر صاحب

تعارف کتب حضرت مسیح موعود

اعجاز المسیح

204 صفحات پر مشتمل مسجع، مقفّٰی، اعجازی عربی زبان میں لکھی جانے والی یہ کتاب اعجاز المسیح مخالف علماء کے لئے، بطور چیلنج کے لکھی گئی۔ اس کتاب کی اشاعت 23 فروری 1901ء کو ہوئی۔

یہ کتاب ایک ابتدائیہ اور آٹھ ابواب پر مشتمل ہے۔ ابتدائیہ میں حضور نے کتاب کا سبب تالیف بالتفصیل بیان فرمایا ہے اور اگلے آٹھ ابواب میں سورۃ فاتحہ کی معجزانہ تفسیر بیان کی ہے۔ کتاب میں بیان شدہ مضامین بصورت خلاصہ ابتدائیے اور آٹھوں ابواب کی ترتیب کے لحاظ سے علیحدہ علیحدہ پیش ہیں تا کہ کتاب کے ہر جز کو سمجھنے کے لئے یہ خلاصہ ممد ثابت ہو۔

حمد الٰہی

سورۃ فاتحہ کی تفسیر بیان کرنے سے قبل کتاب کے ابتدائی انہتر صفحات میں حضور نے اللہ تعالیٰ کے احسانات اور انعامات اور اس کی صفات عالیہ کا ذکر کر کے اس کی حمد وثنا بیان کی ہے اور اس کے بے شمار احسانات پر اس کا شکر ادا کیا ہے اور اولیاء اللہ سے ساتھ خدا کی مدد اور حمایت والے سلوک کا ذکر کر کے ان کے دشمنوں کے ساتھ خدا کی دشمنی کا ذکر کیا ہے۔

مدح رسول

پھر آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح فرمائی ہے اور اندھیروں بھری دنیا میں آپ کی آمد کے ساتھ ظاہر ہونے والی سورج و چاند کو مات دینے والی روشنی کے بارے میں بتایا ہے اور آپ کے مردوں کو زندہ کر کے انہیں توحید کا جام پلانے کا ذکر کر کے لوگوں کو آپ پر درود وسلام بھیجنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔

محققین سے خطاب

اس کے بعد آپ نے دنیا کے تمام محققین، منصف مزاج لوگوں، عقلا اور غور کرنے والوں کو مخاطب کر کے یہ فرمایا کہ میں اللہ کے ان بندوں میں سے ہوں جو خدا کی سنت کے موافق ضرورت زمانہ کے وقت جب جہالتیں اور بدعات پھیل جائیں اور تقویٰ اور طہارت ختم ہونے لگے تو تجدید دین کے لئے اور گم گشتہ صداقتوں کو واپس لانے کے لئے خدا کی طرف سے نازل کئے جاتے ہیں۔ میں قوم کی شیرازہ بندی کے لئے اور کتاب اللہ اور اس کے نبی پر ہونے والے حملوں کے دفاع کے لئے، اس صدی کے سر پر بھیجا گیا ہوں۔ اور میں خدا کے حکم کے تحت جس کی میں نافرمانی نہیں کر سکتا مسیح موعود اور مہدی معہود ہوں۔ میرے دعویٰ کے اثبات کے لئے، اہل فراست اور اہل بصیرت اور صادقوں کے لئے دلائل ہیں۔ پس تم خدا کی ان رحمتوں کے اول کافر نہ بنو لیکن بعض نے اپنے نفسوں پر ظلم کرتے ہوئے بخل اور تکبر سے کام لیتے ہوئے مجھے قبول نہیں کیا۔ بلکہ جہالت کے تہہ بہ تہہ اندھیروں پر خوش ہو گئے ہیں حالانکہ اس سے قبل وہ خود صدی کے سر پر مسیح کی آمد کے منتظر تھے۔ انہوں نے خدا کے کلام کو انسان کا افتراء سمجھا ہے مجھے ''شیطان کی طرح لوگوں کو گمراہ کرنے والا'' کا نام دیا ہے۔

فرمایا۔ چونکہ ہمارے دعاوی کو نہ ماننے والے ہمارے دشمن اپنے عقائد کو تلواروں کے ذریعہ پھیلانے کی بجائے باریک در باریک فریب کارانہ تراکیب استعمال کرتے ہیں۔ اس لئے خدا نے اس باطل کے سونٹے کو دلائل کے ساتھ توڑنے کا ارادہ کیا اور مجھے تیز کاٹنے والی تلواروں کے ساتھ نہیں بلکہ روشن نشانات کے ساتھ بھیجا ہے۔ تا کہ میں کانپنے والے دلوں کو سکینت دوں اور جھوٹ بولنے والی زبانوں کو خاموش کروں اور تاریک دلوں کو روشن کروں۔ پس اسرار و معارف کا بیان کرنا میرا معجزہ ہے اور میرے نشانات اور کلمات میری تلواریں ہیں۔ چنانچہ میرے ان معجزات کا انکار کرنے والے لوگوں کو جو اپنے آپ کو عالم اور فصاحت و بلاغت پر عبور رکھنے والا سمجھتے ہیں میں نے بلایا کہ ہم آمنے سامنے بیٹھ کر بغیر کسی اور فرد کی مدد کے کسی سورۃ کی فی البدیہہ تفسیر لکھیں لیکن کسی نے یہ دعوت قبول نہ کی بلکہ عذرات پیش کئے ان میں سے ایک وہ بھی ہے جسے اس کے معتقدین شیخ کامل اور عظیم المرتبت ولی سمجھتے ہیں اس نے بھی میرے مقابل پر تفسیر لکھنے سے انکار کیا لیکن لوگوں کی طرف سے اس خوف سے کہ وہ اسے بھگوڑا ہی نہ سمجھ لیں یہ شرائط شائع کیں کہ مرزا صاحب میرے ساتھ قرآن واحادیث کی روشنی میں بحث کریں اور اس بحث کا حکم مولوی محمد حسین بٹالوی ہو۔ اگر اس نے مجھے فاتح قرار دے دیا اور مرزا صاحب کو جھوٹا تو پھر مرزا صاحب میری بیعت کر لیں پھر ہم تفسیر لکھیں گے۔ اور خود ہی یہ بھی شائع کر دیا کہ مرزا صاحب نے یہ شرائط قبول کر لی ہیں۔ اور دوسری مکاری یہ کی کہ بغیر اطلاع کے لاہور چلا گیا کہ میں یہاں تفسیر لکھنے کا مقابلہ کرنے آیا ہوں۔

لیکن حضرت مسیح موعود فتنہ کے خطرے کے پیش نظر جماعت کے مشورہ سے وہاں نہ گئے۔ مگر آپ نے گھر بیٹھ کر بطور چیلنج تفسیر لکھنے کا ارادہ کیا جس کے لئے آپ نے سورۃ فاتحہ کو چنا کیونکہ وہ فاتحہ القرآن اور عرفان اور معارف کا منبع ہے۔ اور چیلنج دیا کہ اگر وہ دعوی علم و فضل میں سچے ہیں تو اس کے مقابل پر تفسیر لکھیں۔ فرمایا کہ میں نے اس تفسیر کو مختلف ابواب میں لکھا ہے اور رمضان کے مہینہ میں اور رحمت والی راتوں میں رقم کیا ہے جس کا نام میں نے ''اعجاز المسیح'' رکھا ہے اور جب میں نے اللہ سے یہ دعا کی کہ وہ اس تفسیر کو تمام علماء اور ادباء کی تفاسیر پر غلبہ دے تو میری دعا قبول کی گئی اور خدا نے مجھے یہ بشارت دی کہ منعہ مانع من السماء خدا نے مجھے یہ بشارت رمضان کے آخری دس دنوں میں دی اور انہیں دس دنوں میں میں نے خدا کی قدرت سے یہ تفسیر لکھی۔

پہلا باب

پہلے باب میں آپ نے سورۃ فاتحہ کے اسماء اور ان اسماء سے متعلق اسرار و معارف کا ذکر کیا ہے۔ چنانچہ فرمایا کہ اس کو فاتحہ الکتاب اس لئے کہا گیا ہے کہ یہ قرآن کریم کی تعلیمات کے لئے بطور حکم کے ہے اور دنیا کی ابتداء اور انتہاء کے بارے میں انسان کو تمام ضروری امور پر آگاہی دیتی ہے اور صانع عالم اور ضرورت نبوت اور بندوں میں خلافت جیسے بنیادی امور کے بارے میں دلائل دیتی ہے۔ اس میں بیان شدہ بڑی بڑی خبروں میں سے ایک خبر مسیح موعود اور مہدی معہود کی آمد کی خبر ہے۔

اور اس کا نام سورۃ الحمد اس لئے ہے کہ اس کی ابتداء رب عظیم کی حمد سے ہوتی ہے۔

اسے ام القرآن اس لئے کہا گیا ہے کہ اس میں تمام علوم و مطالب کو عمدہ طریق کے ساتھ بیان کر دیا گیا ہے اور یہ علوم چار قسم کے ہیں۔
نمبر 1 علم مبداء نمبر 2۔ علم معاد اور تیسرا علم نبوت اور چوتھا ذات وصفات میں توحید کا علم۔ اس کو ام الکتاب بھی اسی لئے کہا گیا ہے کہ اس میں ان تعلیمات پر غایت درجہ روشنی ڈالی گئی ہے نیز فطرت انسانی میں مکتوب امور کی تفصیل بیان کرنے والی سورت ہونے کی وجہ سے بھی اسے ام الکتاب کہا گیا ہے۔

اس کو ''السبع المثانی'' اس لئے کہا گیا ہے کہ اس کا نصف حصہ بندے کی طرف سے اپنے رب کی ثنا پر مشتمل ہے اور دوسرے نصف حصہ میں رب کی طرف سے اپنے بندے پر اس کی عطا کا ذکر ہے۔ علاوہ ازیں اس کو ''مثانی'' اس لئے بھی کہا گیا ہے کہ یہ تمام الٰہی کتب سے ممتاز ہے یعنی اس کی مثال تورات انجیل وغیرہ میں نہیں اور نہ ہی باقی قرآن میں اس جیسی کوئی اور سورۃ ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اسے مثانی اس لئے کہتے ہیں کہ اس کی سات آیات میں سے ہر آیت قرآن عظیم کے ساتویں حصہ کے برابر ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کو جو السبع کہا گیا ہے تو اس میں دوزخ کے ساتھ دروازوں کی طرف اشارہ ہے اور جو ان سات دروازوں سے محفوظ گزرنا چاہتا ہے وہ پہلے اس سورۃ کے سات دروازوں سے گزرے یعنی اس کی سات آیات کے مضامین پر عمل کرے۔

اس کے بعد حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اس سورۃ کے ان کے علاوہ اور نام بھی ہیں لیکن یہاں اتنا بیان ہی کافی ہے فرمایا اس سورۃ کی سات آیات اس دنیا کی عمر پر دلالت کرتی ہیں جو سات ہزار سال ہے اور اس کی ہر آیت اپنے ہزار سال کی کیفیت کا بتاتی ہے۔

دوسرا باب

یہ بات تعوذ کی تفسیر پر مشتمل ہے فرمایا کہ شیطان جو حضرت رب العزت کے باغات میں اور معصومین کے محفوظ مکانوں میں چوروں کی طرح داخل ہوتا ہے اس کے حملوں سے اپنے بندوں کو بچانے کے لئے خدا نے فاتحہ اور باقی قرآن کو پڑھنے سے قبل اسے پڑھنے کا حکم دیا ہے اور الرجم کا مطلب عربی لغت کی کتابوں میں ''القتل'' بھی ہے اس لئے الرجیم سے مراد دجال ہے جو آخری زمانہ میں یعنی دنیا کے ساتویں ہزار سال میں آسمانی ہتھیار سے قتل کیا جائے گا۔ اس دجال اور اس کے مسیح موعود کے زمانہ میں قتل کیے جانے کا ذکر چونکہ سورۃ فاتحہ کی سات آیات میں سے آخری یعنی ساتویں آیت میں ہے اس لئے فاتحہ سے قبل اور باقی قرآن پڑھنے سے قبل اعوذ باللہ پڑھنے کا حکم دیا ہے تا کہ مومنوں کو اس زمانہ کے بارے میں یاد دلایا جاتا رہے۔

تیسرا باب

اس باب میں بسم اللہ کی تفسیر بیان کی گئی ہے فرمایا اسم ''کا لفظ وسم'' سے نکلا ہے جس کا مطلب کسی چیز پر نشان لگانے کے ہیں۔ اللہ اسم ذات ہے جو اسم جامد ہے جس کے معانی خدائے علیم وخبیر کے علاوہ کوئی نہیں جانتا کیونکہ اس کی ذات کی کنہہ کو کوئی نہیں جانتا۔ اس اسم کی حقیقت اور اس ذات کی صفات پر الرحمان اور الرحیم کے کلمات روشنی ڈالتے ہیں۔

الرحمان اور الرحیم کے کلمات اللہ کی ذات میں موجود تمام انواع جمال اور تمام انواع جلال کی صفات پر دلالت کرتے ہیں۔ صفت رحمانیۃ جو جلال کی مظہر ہے تمام ذی روح انسانوں اور غیر انسانوں کو بغیر کسی استحقاق کے یا عمل یا محنت کے فیض پہنچاتی

ہے۔ جس کی وجہ سے مومنوں کے دل اس کی ثنا اور مدح اور حمد کی طرف کھنچے چلے جاتے ہیں تب رحمان محبوب بن جاتا ہے اسی طرح رحیمیت جو جمال کا رنگ لئے ہوئے ہے کے تحت اعمال اور استحقاق کے مطابق خدا جزائیں اور عطائیں اپنے بندے پر نازل کرتا ہے گویا وہ اپنے بندے کے اعمال کو شرف قبولیت بخش کر اس کی تعریف کرتا ہے اس وقت رحیم محب اور احمد بن جاتا ہے۔ یہی دو نام محمد اور احمد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دے کر بتایا کہ آپ جامع صفات الوہیت ہیں ان دونوں صفات کے اظہار کے لئے دو الگ الگ زمانے رکھے۔

چوتھا باب

اس باب میں حضرت مسیح موعود نے الحمد للہ اور امہات الصفات کی تفسیر بیان فرمائی ہے۔

فرمایا کہ حمد کسی کے خوبصورت عمل پر اس کی حقیقی تعریف کرنے کو کہتے ہیں اور حقیقی تعریف کی مستحق وہی ذات ہے جو تمام فیوض اور انوار کی جامع ہے یعنی خدا کی ذات۔ حمد کا لفظ چونکہ مصدر ہے اور مصدر فاعل اور مفعول دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے اس لئے خدا ہی کی ذات ہی کسی کی حقیقی اور سچی تعریف کرنے کی بھی اہل ہے۔ اس طرح لفظ ''احمد'' کا حقیقی اطلاق بھی خدا کی ذات پر ہوتا ہے۔ حمد کے لفظ کی اسی تفسیر کی مزید تفصیلات الرحمان اور الرحیم میں بیان ہوئی ہیں۔ ''العالمین'' میں خدا کے علاوہ تمام موجودات چاہے وہ عالم ارواح سے ہوں یا عالم اجسام سے زمینی ہوں یا آسمانی شامل ہیں اور خدا کی ربوبیت سے فیض یاب ہوتی ہیں اس لئے رب العالمین میں خدا کی سب سے زیادہ عام' سب سے زیادہ کامل اور اتم ربوبیت کی طرف یعنی اس کے فیض اعم کی طرف اشارہ ہے اور الرحمان میں فیض عام کی طرف اشارہ ہے جس سے تمام انسان اور حیوان فیض یاب ہوتے ہیں اور الرحیم میں فیض خاص کی طرف اشارہ ہے۔ چونکہ یہ فیض محنت کر کے فیوض حاصل کرنے والوں پر نازل ہوتا ہے اس لئے فیض خاص کے زمرہ میں مومنین اور صالحین آتے ہیں۔ چوتھا فیض فیض اخص ہے اور ''مالک یوم الدین'' میں اس کی طرف اشارہ ہے۔ اس فیض سے انبیاء اور رسول اور وہ صلحاء مستفیض ہوتے ہیں جو اتم اور اکمل جزاء اور انعامات پاتے ہیں کہ اس فیض سے بڑا کوئی اور فیض کتاب اللہ میں بیان نہیں کیا گیا فیض خاص اور فیض اخص میں فرق یہ ہے کہ فیض خاص یعنی رحیمیت سالک کو اس مقام تک پہنچاتی ہے جو نعمت تک پہنچانے کا وسیلہ ہے اور فیض اخص یعنی مالکیت سالک کو اسی نعمت تک اور آخری مراد تک پہنچا دیتی ہے۔

پانچواں باب

پانچویں باب میں ایاک نعبد و ایاک نستعین کی تفسیر بیان ہوئی ہے۔

فرمایا حقیقی عبادت وہ ہے جو کامل تذلل اور خدا کی کامل رویت کے تصور اور اس کی عظمت شان پر یقین کے ساتھ جسے خدا احسان کرتے ہوئے شرف قبولیت بخش دے۔

فرمایا حقیقی عابد وہ ہے جو خدا کی حمد کا حق ادا کرے پس اس دعا سے یہ نکتہ نکلتا ہے کہ جو عبادت میں لگا رہتا ہے اللہ اسے احمد بنا دیتا ہے اور یہ ضروری قرار دیا گیا تھا کہ آغاز میں بھی احمد ہو اور آخر میں بھی ایک احمد ہو جو پہلے کے نقش قدم پر آئے۔ نیز فرمایا کہ اس آیت میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ عبادت حضرت احدیت کی مدد کے بغیر ممکن نہیں۔

چھٹا باب

اس باب میں اھدنا الصراط المستقیم کی تفسیر ہے۔

فرمایا یہ دعا ہے کہ اے اللہ ہمیں اپنی طرف پہنچانے والا سیدھا رستہ دکھا اور اس پر ثابت قدم رکھ اور اپنے عذاب سے نجات دے۔ اور پھر امت کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ انبیاء اور مرسلین کے راستہ کو طلب کریں۔ اس سے یہ پتا چلتا ہے کہ اس امت کے صلحاء انبیاء سابقہ کے قدم پر آئیں گے اور بنی اسرائیل کے انبیاء کے مشابہ ہوں گے اس طرح وہ اس امت میں تمام کمالات متفرقہ کو جمع کر دے گا اسی لئے اس امت کو قرآن کریم میں خیر الامم کہا گیا ہے۔ یہ سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا۔ اسی سلسلہ کی طرف سورۃ نور کی آیت استخلاف میں اشارہ ہے۔ اور یہ بھی کہ مسیح موعود بھی امت موسویہ کے مسیح کی طرح زمین میں پیدا ہو گا نہ یہ کہ آسمان سے اترے گا۔

ساتواں باب

اس ساتویں باب میں غیر المغضوب علیھم کی تفسیر بیان ہوئی ہے۔

فرمایا یہ جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ میں یہود اور نصاریٰ کو تین قسموں میں تقسیم کیا ہے جن میں سے ایک قسم کی طرح بننے کی ترغیب دلائی ہے یعنی ان کے عظیم الشان انبیاء اور رسولوں کی طرح۔ باقی دو قسمیں جن سے نفرت دلائی ہے ان میں ایک یہود ہیں اور دوسرے نصاریٰ کی ہے۔ المغضوب علیھم کی تاریکیوں اور الضالین کے شبہات سے دنیا کو نجات دینے کے لئے مسیح موعود کا ظہور ضروری تھا جو اب اس زمانہ میں ہو چکا ہے کیونکہ ''المغضوب علیھم'' اور ''الضالین'' یہ دونوں گروہ بکثرت پیدا ہو چکے ہیں۔

نیز فرمایا کہ آخری زمانہ کا سب سے بڑا فتنہ دجال کا فتنہ بتایا جاتا ہے اور اس سورۃ کے آخر میں ''الضالین'' کے گروہ کا ذکر ہے اس سے یہ واضح ہوتا ہے ''الضالین'' یعنی گمراہ نصاریٰ کا گروہ ہی دجال ہے اور اسی گروہ نصاریٰ یا دجال کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن کے آخر میں بھی فرمایا ہے اور اس کے فتنہ سے ڈرایا ہے پس لم یلد و لم یولد اور الوسواس الخناس میں بھی اسی کا بیان ہے۔

آٹھواں باب

اس آخری باب میں آپ نے تمام سورۃ فاتحہ کی ایک بار پھر اجمالاً یعنی مختصر لیکن جامع تفسیر بیان کی ہے۔ اور اس باب کے آخر میں یعنی کتاب کے آخر میں آپ نے اپنے رب کے حضور دعائیں کی ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں۔

آپ اپنے خدا کے دربار میں عرض کرتے ہیں کہ اے میرے رب تو میرے دل پر نازل ہو اور اسے عرفان کے نور سے بھر دے۔ اے میرے رب تو میری مراد ہے پس تو مجھے میری مراد دے۔ اے میرے رب میں نے تجھے چنا تو بھی مجھے چن۔ میرے دل کی طرف دیکھ اور میرے پاس آ۔ اگر تو جانتا ہے کہ میرے دشمن سچے ہیں تو مجھے جھوٹوں کی طرح ہلاک کر۔ اور اگر تو جانتا ہے کہ میں تیری طرف سے ہوں تو پھر تو میری مدد کے لئے کھڑا ہو کیونکہ میں تیری مدد کا محتاج ہوں۔ تو میری شراب اور میرا آرام اور میری جنت اور میری سپر ہے پس میرے معاملہ میں تو میری مدد کر اور میری آہ و بکا کو سن اور محمد خیر المرسلین اور امام المتقین پر درود بھیج اور آپ کو وہ مراتب دے جو تمام انبیاء میں سے تو نے کسی کو بھی نہیں دیئے۔ اے اللہ تو اس کتاب کو بابرکت اور حق کے طالبوں کے لئے نافع بنا اور اسے سچے راستہ کی طرف ہدایت دینے والی بنا۔ اے دعاؤں کو سننے والے تو اپنے فضل سے ایسا ہی کر آمین ثم آمین۔

☆☆☆☆

ایک بے نفس استاد کی رحلت

پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب

ربوہ سے الفضل کے پرچے آئے تو 16 مارچ 1999ء کے پرچہ میں ایک معمولی سا اعلان تھا کہ ماسٹر عبدالقدیر صاحب سابق استاد تعلیم الاسلام ہائی سکول انتقال فرما گئے۔ ماسٹر عبدالقدیر نہایت ہی بے نفس، مسکین طبیعت، خاموش مزاج استاد تھے۔ سکول کے زمانہ میں ہمیں کچھ عرصہ اردو پڑھائی۔ اوٹی ہونے کے ناطے سے عربی بھی پڑھا سکتے تھے۔ اور غالباً مولوی فاضل بھی تھے مگر عربی ہمیں ماسٹر عنایت اللہ نے پڑھائی۔ ہمارے اردو کے اصل استاد تو اللہ بخشے ماسٹر نذیر احمد رحمانی تھے جنہوں نے نہ صرف زبان پڑھائی بلکہ ادب کی چاٹ بھی لگا دی۔ اللہ انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے ان کی شفقت اور محبت دل پر نقش ہے۔ ماسٹر عبدالقدیر صاحب ربوہ میں ریلوے روڈ پر ہی رہتے تھے اس مکان میں جس میں کبھی حکیم عبدالہادی صاحب قیام فرما رہے۔ کالج جاتے آتے سامنا ہوتا سلام عرض کرنے پر مسکرا کر جواب دیتے اور پھر ان کے لب ہلنے لگتے۔ جیسے ذکر الٰہی میں مشغول ہوں۔ ان کی طبیعت کی بردباری کا یہ عالم تھا کہ جلسہ سالانہ پر ان کی ڈیوٹی مہمان نوازی پر لگتی سارا وقت اپنے مقام پر موجود رہتے اور کھانا آنے سے کھانا کھلانے تک کھڑے رہتے کام کرنے والے کارکن بچوں کو جھڑکنے تک سے گریز کرتے ان کا قول تھا کہ یہ بچے رضاکارانہ طور پر محض ثواب کی خاطر ڈیوٹی دے رہے ہیں ان کو جھڑکنے گھرکنے کا کیا مطلب؟ بچے شرارت بھی کرتے تو درگزر فرماتے۔ ہم دارالعلوم کی نظامت کے پہلے نائب ناظم اور پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ناظم مہمان نوازی کی خدمت کرتے رہے ہم نے کبھی ماسٹر صاحب کو اپنی ڈیوٹی سے ذرا سی دیر کے لئے غیر حاضر یا غیر مستعد نہیں دیکھا یہی وجہ تھی کہ جس قیام گاہ پر ان کی ڈیوٹی ہوتی وہاں سے کبھی کوئی شکایت نہ آتی۔ کھانا بھی کم نہ پڑتا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ان کا اندازہ بھی کتنا صحیح ہوتا تھا۔

ماسٹر صاحب دبلے پتلے آدمی تھے۔ سر پر قراقلی ٹوپی پہنتے۔ سادہ شلوار قمیص میں ملبوس رہنا انہیں پسند تھا۔ سکول میں ان کی یہی شان ہوتی تھی۔ حالانکہ بعض استاد کپڑے پہننے میں تکلف بھی روا رکھتے تھے مگر ماسٹر عبدالقدیر! ان کا قول تھا کہ استاد کے لئے لازم ہے کہ بچوں کے لئے نمونہ بنے اگر میں تکلف میں پڑوں گا تو بچے بھی تکلفات میں پڑنے لگیں گے۔ چنیوٹ کے زمانہ سے ہم نے انہیں دیکھا سکول تک پیدل آتے تھے۔ ربوہ میں ایک سائیکل ان کے پاس آ گئی پطرس کی سائیکل جیسی! اس پر تشریف لاتے تھے۔ پھر ایک نئی نویلی سائیکل بھی ہم نے ان کے پاس دیکھی۔ سائیکل چلاتے ہوئے اتنے انہماک سے سائیکل چلاتے کہ ادھر ادھر ذرا بھی نہ دیکھتے ایک دو بار ہم نے نہایت ادب سے درخواست کی کہ سڑک پار کرتے وقت دائیں بائیں دیکھ لیا کریں مگر انہیں اپنے آپ میں مگن رہنا پسند تھا۔ حال مست تھے۔ دست با کار و دل با یار کا عملی نمونہ تھے۔

طبیعت میں غصہ بھی نہیں تھا کم از کم ہم نے انہیں طلبا پر غصہ اتارتے نہیں دیکھا ورنہ بعض استاد تو طالب علموں کو صرف اس لئے مارنا پیٹنا روا جانتے تھے کہ انہیں اپنا غصہ اتارنے کے لئے کسی شکار کی ضرورت ہوتی تھی۔ ماسٹر عبدالقدیر صاحب مارنے والے استاد نہیں تھے پیار کرنے والے استاد تھے۔ ہماری پی ایچ ڈی کا نتیجہ نکلا تو ازراہ کرم ہمارے گھر تشریف لائے۔ اور مبارک باد دی۔ فرمانے لگے ویسے تو کئی شاگرد ایسے ہوں گے جو یہ ڈگری حاصل کر چکے ہوں گے مگر آپ نے میرے سامنے میرے دیکھتے دیکھتے یہ امتحان پاس کیا ہے اس لئے مجھے بہت خوشی ہوئی ہے اس لئے گھر پر آ کر مبارک باد دے رہا

باقی صفحہ 7 پر

مکرم پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب

چیونٹی

اس کارخانہ قدرت میں انسان کے علاوہ اور بھی بہت سے جانور موجود ہیں جو مل جل کر معاشرتی گروہوں میں رہتے ہیں اور اپنی بود و باش اور باہمی میل جول میں ایسی ذہانت اور اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہیں کہ انسان دنگ رہ جاتا ہے۔ ذہانت میں تو بلاشک وشبہ انسان جانوروں سے کہیں آگے ہے لیکن بعض اوقات اخلاقیات میں جانور اس کمی کی کسر نکال دیتے ہیں وہ فطرت میں گندھے ہوئے جبلی تقاضوں کے تحت اپنا کام نہایت محنت اور دیانتداری سے کرتے ہیں اور انسان کے معاشرہ کی چوری۔ کسی دوسرے کی حق تلفی۔ بیکار بیٹھنے کی عادت جیسی برائیوں سے مکمل طور پر محفوظ ہیں۔ کسی بھی معاشرہ کا انتظام کچھ لو اور کچھ دو کے اصول پر مبنی ہوتا ہے لیکن انسانوں میں وہ طبقہ جس کے ہاتھ میں طاقت اور اختیار ہوتا ہے نچلے طبقے کے استحصال کے لئے کئی حربے استعمال کرتا رہتا ہے تاکہ اس کا اختیار و اقتدار قائم و دائم رہے۔ نچلا طبقہ آپس میں ہی ایک دوسرے کے حقوق غصب کرنے اور دوسروں کے مزار پر اپنا محل بنانے کی تگ و دو میں مصروف رہتا ہے۔ یوں فطرت کے مثبت قوانین کی پامالی گویا انسان کی سرشت میں داخل ہے۔ جب کہ جانور اپنے اپنے ذمہ کا کام نہایت محبت سے سرانجام دئے چلے جاتے ہیں۔ اپنے معاشرہ میں ان کو جو مقام حاصل ہے اس کے مطابق مقررہ کام کے علاوہ کسی دوسرے کے کام میں ٹانگ نہیں اڑائیں گے۔ سامان خورونوش پورے قبیلے کے لئے کسی خاص مقام پر جمع کرتے وقت اس میں سے چوری چھپے کچھ کھالینے یا کام سے جی چرا کر ایک طرف ہو کر بیٹھ رہنے کا کبھی نہیں سوچیں گے اس لحاظ سے وہ امانت اور دیانت اور اخلاقیات میں انسانوں سے آگے ہیں۔ جس کا تفصیلی ذکر آگے آئے گا۔ اس مضمون میں ایک بظاہر نہایت حقیر سے کیڑے کے بارے میں ذکر کرنا مقصود ہے۔ خدا تعالیٰ کی تخلیق کے حسین جلوے اس کائنات میں ہر طرف بکھرے ہوئے ہمیں دعوت فکر دیتے ہیں ایسی پیچیدہ در پیچیدہ تخلیق بڑی سے بڑی سے لے کر ننھی سے ننھی چیز کے اندر سربستہ راز پوشیدہ ہیں۔ لیکن ستاروں اور کہکشاؤں کی عظمت اور وسعت۔ کہیں ایٹم کے چھوٹے سے چھوٹے ذرے کے اندر کی دنیا اور اس میں چھپی ہوئی پہاڑوں کو اڑا دینے والی توانائی۔ کہیں نباتات کی رنگ و بو کی نکہت اور کہیں پرندوں کی نغمہ ولے کی سحر آفرینی۔ بظاہر اتنے بے حیثیت اور کم مایہ ہونے کے باوجود قدرت کے جمادات نباتات اور حیوانات کے اندر پھیلے ہوئے جلوے ہر جگہ ایک نئی کہانی بیان کر رہے ہیں۔ ایک نیا منظر پیش کر رہے ہیں۔ ایک نئے سربستہ راز سے پردہ اٹھا رہے ہیں۔ بس سننے والے کان۔ دیکھنے والی آنکھیں اور محسوس کرنے والے دل کی ضرورت ہے۔ اور اگر یہ چیزیں انسان کو میسر آجائیں تو اسے قریہ قریہ ۔ گلی گلی خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کی بے پایاں قدرتوں کے ایسے ثبوت اور جلوے نظر آجائیں کہ ہر وقت دل اس کی عظمت کے گیت گایا کرے اور اس کی ہیبت سے لرزاں اور ترساں ہونے کے ساتھ ساتھ اس کی رحمت کے آستانہ پر سجدہ ریز رہے۔

معاشرتی جانور

جنگل میں بہت سے جانور ایسے ہیں جو مل کر گروہوں کی صورت میں رہتے ہیں ان میں گھاس پھونس چرنے والے بھی ہیں اور شکار کرنے والے بھی۔ اس طرح ہوا میں اڑنے والے پرندے اور پانی میں رہنے والے جانور۔ رینگنے والے جانور اور کیڑے مکوڑے۔ ان اقسام میں اکٹھے مل کر رہنے والے جانور شامل ہیں۔ لیکن یہ باقاعدہ معاشرتی تنظیم کی صورت نہیں ہوتی جس کے تحت ہر فرد کے ذمہ اپنا الگ کام ہو بلکہ محض اکٹھے مل کر رہنے میں حفاظت اور بقا کا جذبہ ان جانوروں کو اکٹھا رہنے پر آمادہ کرتا ہے اور بس۔ لیکن شہد کی مکھی۔ دیمک چیونٹی وغیرہ کے علاوہ کچھ اقسام کی بھڑیں اور اکا دکا جانور باقاعدہ منظم معاشرتی زندگی گزارتے ہیں جس میں باقاعدہ۔ حکمران۔ کارکنان۔ سپاہی وغیرہ کی صورت میں مختلف افراد اپنے اپنے ذمہ کا کام سرانجام دیتے ہیں۔ سمندروں کے کنارے پر ہزاروں کی تعداد میں بعض آبی پرندے اینٹار کٹکا میں رہنے والے لاکھوں پینگوئن (Penguin) اور آبی ذخیروں میں پائے جانے والے مچھلیوں کے غول معاشرتی جانور نہیں ہیں۔ وہ محض ایک جگہ اکٹھے رہتے ہیں جن کی اپنی اپنی الگ زندگی ہے۔ اس طرح لاکھوں کی تعداد میں اکٹھا رہنا اور چیز ہے اور معاشرتی تنظیم کے تحت رہنا اور چیز۔ اس معاملہ میں شہد کی مکھی کی بڑی شہرت ہے کہ چھتہ میں ایک ملکہ ہوتی ہے۔ باقی سب مادہ مکھیاں کارکن کہلاتی ہیں اور وہ ملکہ کی حفاظت اور خدمت کے علاوہ چھتے کی تعمیر۔ حفاظت اور شہد بنانے کا کام سرانجام دیتی ہیں۔ جب کہ نر صرف چند ایک ہوتے ہیں اور وہ بالکل بے کار اور نکھٹو ہوتے ہیں اور ملکہ سے ملاپ کے موسم کے بعد وہ سب مرجاتے ہیں۔ اس طرح عملاً ملکہ اور مادہ مکھیاں ہی چھتے کی آبادی کہلا سکتی ہیں۔ اسی طرح دیمک کا معاشرہ بھی انتہائی منظم ہوتا ہے۔ ان کے ہاں بھی ملکہ اور رعایا اور کارکنان کا تصور موجود ہے۔ لیکن تمام دنیا کے ہر قسم کے جانوروں میں سے معاشرتی تنظیم میں انسان کے بعد چیونٹی کا نمبر آتا ہے۔ آیئے دیکھیں یہ چھوٹا سا حقیر جانور کن کن اوصاف کا مالک ہے اور کس طرح بعض خوبیوں میں انسان کو بھی پیچھے چھوڑ جاتا ہے۔

چیونٹی کی اقسام

دنیا میں چیونٹی کی کم و بیش دس ہزار اقسام پائی جاتی ہیں۔ بڑے سے بڑے سائز کی چیونٹی ایک انچ لمبی اور چھوٹے سے چھوٹے کی 1/25 انچ لمبی۔ ذرا خدا کی قدرت ملاحظہ فرمائیں کہ اس تقریباً خوردبینی مخلوق میں باقاعدہ سر۔ دماغ۔ آنکھیں۔ دانت۔ معدہ۔ دل۔ اعصاب وغیرہ وغیرہ جسم کے تمام اعضا موجود ہیں۔ ڈنگ موجود ہے اس کو زہر مہیا کرنے والی تھیلی الگ بنی ہوئی ہے۔ نسل کی بقا کے لئے نر اور مادہ کا پورا نظام۔ ان تمام اعضا کا سائز کیا ہوگا؟ اور پھر ان اعضاء کی صلاحیتیں اور کارکردگی۔ سبحان اللہ۔ اعصاب کی طاقت ملاحظہ ہو کہ چیونٹی اپنے وزن سے 50 گنا وزن منہ میں اٹھا کر چل سکتی ہے۔ ایسا ہی ہے جیسے کوئی عام ڈیل ڈول کا شخص کسی ٹرک کو دانتوں میں لے کر سر سے اونچا اٹھا کر چل دے! مختلف رنگوں کی چیونٹیاں بھورے۔ کالے۔ سرخی مائل۔ زرد۔ سبز۔ نیلے اور کاسنی رنگ کی چیونٹیاں مختلف سائز کی چیونٹیاں۔ ایک کالونی میں 12 سے لے کر 12 لاکھ کی تعداد میں موجود چیونٹیاں۔ دس ہزار سے زیادہ اقسام کی چیونٹیاں۔ زیر زمین بل بنا کر رہنے والی چیونٹیاں۔ درختوں کے اندر سرنگ بنا کر۔ پتوں میں گھر بنا کر۔ دنیا کے ہر براعظم میں موجود یہ ننھی سی مخلوق عجائبات قدرت میں سے ہے۔

طرز رہائش

چیونٹیاں درختوں کے تنوں کے اندر کی چھال کے نیچے یا زیر زمین سرنگ بنا کر اس میں کالونی بناتی ہیں۔ بڑی بڑی کالونیاں زیر زمین سرنگوں کے ذریعے ملے ہوئے متعدد کمروں پر مشتمل ہوتی ہیں۔ ان میں کھانے آرام کرنے۔ بچوں کے پرورش پانے۔ خوراک جمع کرنے اور ملکہ کے لئے الگ الگ کمرے مخصوص ہوتے ہیں۔ اگر کمروں میں نمی پیدا ہو جائے تو بچوں کو اٹھا کر خشک جگہ پر منتقل کر دیا جاتا ہے۔ کالونی میں چار مختلف سائز کی چیونٹیاں ہوتی ہیں۔ سب سے چھوٹی جسامت کی چیونٹی جو کارکن ہے اور کالونی بنانے اور خوراک جمع کرنے کا کام کرتی ہے۔ ان کی اکثریت ہوتی ہے اس سے بڑے سائز کی نر چیونٹی جس کا کام صرف مخصوص موقع پر ملکہ سے ملاپ کرنا اور مرجانا ہے۔ تیسرے بڑے سائز کی چیونٹی سپاہی ہے اور سب سے بڑے سائز کی چیونٹی جو عام چیونٹی سے سات آٹھ گنا بڑے سائز کی ہوتی ہے ملکہ ہے۔ نر کی زندگی چند ہفتہ سے چند ماہ تک کی ہے یعنی بلوغت کے بعد چند ہفتوں کے اندر اندر ملکہ سے ملاپ کا زمانہ آتے ہی اس کے فوراً بعد یہ مر جاتے ہیں۔ کارکن اور سپاہی ایک سے دو سال تک زندہ رہتے ہیں جب کہ ملکہ چیونٹی دس سے بیس سال تک زندہ رہتی ہے۔ سپاہی چیونٹی کالونی کی حفاظت کرتی ہے اور اس کا سر غیر معمولی طور پر بڑا ہوتا ہے۔ چیونٹیاں کالونی سے باہر جانے کی صورت میں ایک خاص بو زمین پر چھوڑتی جاتی ہیں جس کی مدد سے یہ واپسی کا راستہ تلاش کرتی ہیں۔ جب کوئی خوراک کا ذخیرہ دریافت ہوتا ہے تو بھی چیونٹیاں اس جگہ سے کالونی تک اس بو کی لکیر بناتی ہیں تاکہ دوسری چیونٹیاں وہاں تک پہنچ سکیں۔ بعض اوقات چیونٹیاں باقاعدہ کالونی کے دروازے پر دستک دے کر اندر والی چیونٹیوں کو باہر بلاتی ہیں۔ چلتے چلتے راستہ میں ملاقات ہو جانے پر منہ جوڑ کر ایک دوسری کو سونگھ کر پہچانتی ہیں اور ایک چیونٹی خیرسگالی کے اظہار کے لئے اپنے معدہ سے خوراک کا چھوٹا سا حصہ باہر نکال کر دوسری کو پیش کرتی ہے۔ اگر دشمن چیونٹی سے مڈبھیڑ ہو جائے تو زندگی اور موت کی جنگ ہوتی ہے۔ جس میں ہزاروں چیونٹیاں کاٹ کر پھینک دی جاتی ہیں۔ ملکہ چیونٹی کا کام صرف انڈے دینا ہے جو بڑے ہو کر لاروا (LARVA) اور پیوپا (PUPA) کے مراحل سے گزر کر بلوغت کو پہنچتے ہیں۔ بلوغت کے چند ہفتوں بعد ملکہ ہوا میں اڑتی ہے اور تمام نر اس کے پیچھے پیچھے بلند ہوتے ہیں اور ملکہ تک رسائی کی تگ و دو شروع ہو جاتی ہے۔ بعض دفعہ کئی ملکائیں ہوتی ہیں اور ہر ایک ایک سے کئی کئی نر ملاپ کرتے ہیں۔ بس ایک ہی ملاپ کے بعد ملکہ زندگی بھر کے لئے نر کا مادہ جمع کر لیتی ہے اور سالہا سال تک انڈے اس کے ساتھ بار آور کرتی رہتی ہے۔ ملاپ کے بعد ملکہ واپس کالونی میں آجاتی ہے اور نر وہیں باہر دم توڑ دیتے ہیں۔ اور کالونی میں نئی نسل کا آغاز ہو جاتا ہے۔

عجیب و غریب خواص

بعض چیونٹیاں جنہیں WEAVER ANTS کہا جاتا ہے پتوں سے گھونسلہ تعمیر کرتی ہیں اس مقصد کے لئے دو لمبے پتوں کے کناروں کو آپس میں جوڑ کر متعدد چیونٹیاں ان کناروں کو اکٹھے پکڑے رکھتی ہیں جب کہ دوسری چیونٹیاں اپنے انڈوں سے لاروا بننے والے بچوں کو پکڑ کر ان پتوں کے کناروں کے

اوپر آگے پیچھے حرکت دیتی چلی جاتی ہیں جس طرح جولاہا کھڈی پر کپڑا بنتا ہے۔ یہ لاروے اپنے منہ سے ریشم کے کیڑے کی طرح کا لیسدار دھاگہ پیدا کرتے ہیں جو دونوں پتوں کے کناروں کو آپس میں سیتا جاتا ہے اور اس طرح ان دو پتوں سے خیمہ سا تیار ہو جاتا ہے۔ اس طریقہ پر یہ چیونٹیاں پتوں سے اپنا گھر مکمل کر لیتی ہیں چیونٹیوں کی بعض اقسام باقاعدہ کھیتی باڑی کرتی ہیں۔ چھوٹی چھوٹی کھمبیوں کی باقاعدہ اپنی کالونی میں کاشت کرتی ہیں اور اس فصل کو کھاد ڈالنے کے لئے باہر سے پتے وغیرہ لاکر ان کی جڑوں میں ڈالتی ہیں نیز اپنا فضلہ بھی اس مقصد کے لیے استعمال کرتی ہیں۔ کھمبیوں کے بڑا ہو جانے پر انہیں کھایا جاتا ہے۔ بعض اقسام باقاعدہ دودھ کے لئے بھینسیں پالتی ہیں۔ یہ ایک قسم کا چھوٹا سا سر میں پڑ جانے والی جوں کی شکل کا کیڑا ہوتا ہے جسے LICE

PLANT کہا جاتا ہے۔ یہ پودے کا رس چوس کر اسے میٹھے لعاب میں تبدیل کرتا ہے جو اس کی اپنی ضرورت سے زائد ہوتا ہے۔ چیونٹیاں ان کی دوسرے جانوروں سے حفاظت کرتی ہیں اور اس کے بدلہ میں وہ انہیں دودھ فراہم کرتی ہیں۔ وہ اس طرح کے چیونٹیاں ان کے پاس جاکر انہیں اپنے منہ کے بالوں سے ہلکے ہلکے تھپتھپاتی ہیں جس طرح ہم بھینس کے تھنوں میں دودھ اتارتے ہیں۔ اس طرح ان کے جسم سے میٹھے لعاب کا قطرہ پھوٹتا ہے جسے چیونٹیاں بڑے شوق سے کھاتی ہیں۔ ان LICE کو باقاعدہ اٹھاکر چیونٹیاں اپنی کالونی میں لے جاتی ہیں اور وہاں پودوں کی جڑوں پر بٹھادیتی ہیں اور وقتاً فوقتاً ان کا دودھ دوہتی رہتی ہیں۔ یہاں تک کہ جب کوئی ملکہ چیونٹی اپنا الگ گھونسلہ تعمیر کرکے الگ کالونی آباد کرنے کے لئے نئی جگہ پر جاتی ہے تو اپنے منہ میں اس LICE کو بھی اٹھاکر ساتھ لے جاتی ہے اور وہاں ان کی نسل پیدا کی جاتی ہے بعض اور چیونٹیوں کو TANKS کہا جاتا ہے وہ دوسری چیونٹیوں کی طرف سے باہر سے لایا ہوا پودوں کا میٹھا رس جو ان کے منہ میں ڈالا جاتا ہے اپنے پیٹ میں جمع کرتی رہتی ہیں یہاں تک کہ وہ اتنی بھاری ہو جاتی ہیں کہ ہل جل بھی نہیں سکتیں۔ ایک جگہ پر چمٹ کر بیٹھی رہتی ہیں۔ دوسری چیونٹیاں جب ضرورت محسوس کرتی ہیں ان کو گدگداتی ہیں اور جوس کا قطرہ برآمد ہونے پر اسے منہ سے کھاتی ہیں۔ چیونٹیوں کی ایک نسل کو

SLAVE MAKERS کہا جاتا ہے یہ دوسری چیونٹیوں کی کالونی میں جاکر ان کے انڈوں سے بننے والے لاروں LARVAE کو اٹھاکر اپنی کالونی میں لے آتی ہیں جب وہ بڑے ہو کر جوان چیونٹیاں بن جاتے ہیں تو اسی کالونی کو اپنا گھر سمجھ کر دوسری چیونٹیوں کی طرح سارے کام کاج کرتے ہیں۔ بعض اوقات تو چیونٹیوں کا ایک قبیلہ دوسری چیونٹیوں کے گھر پر قبضہ کر لیتا ہے۔ چیونٹیوں کو بھگا دیا جاتا ہے اور ان کے بچے بڑے ہو کر اس قبیلہ کے افراد بن کر ان کا کام کاج کرتے ہیں۔ ایک قسم چیونٹیوں کی DRIVER ANTS کہلاتی ہے جو بڑے سائز کی بہت خطرناک ہوتی ہیں لاکھوں کی تعداد میں چوڑی لائن بناکر سفر کرتی ہیں اور راستہ میں آنے والی ہر چیز کو چٹ کر جاتی ہیں۔ ایک پورے باغ کے سارے پتے ایک ہی رات میں ختم کر دیتی ہیں۔ جھینگروں کے علاوہ رینگنے والے جانور اور یہاں تک کہ کوئی بوڑھا یا زخمی بڑا جانور جو جلد بھاگ کر بچ نہ سکتا ہو ان کی زد میں آجائے تو اس طرح ٹوٹ کر حملہ کرتی ہیں کہ وہ بھی بیچارہ ان سے بچ نہیں سکتا اور ان کی خوراک بن جاتا ہے۔

ماخوذ

اکیسویں صدی کے بدلتے مناظر

کھیل = نئی تکنیک اور انقلابی تبدیلیاں

کھیل کپاس یا تمباکو کی طرح اشیائے صرف میں شامل ہو جائیں گے۔ کھیلوں میں فروخت ہونے کی طاقت بے حد بڑھ جائے گی یعنی انہیں بیچنا اور مارکیٹنگ کرنا آسان ہوگا۔ زندگی کا ہر شعبہ ٹیکنالوجی سے متاثر ہوگا۔ اس طرح اسپورٹس میں بھی ٹیکنالوجی کے دھماکے ہوتے رہیں گے۔ ذرائع ابلاغ اور کمپیوٹر اسکرین پر زیادہ وقت کھیلوں کو دینا پڑے گا۔

ابھی ایک نسل قبل تک بچہ جو کھیل اسکول اور کالج میں کھیلا کرتا تھا وہی ٹی وی پر دیکھنے کو ملتے تھے لیکن اب ٹی وی اور کمپیوٹر کے ذریعے نت نئے گیمز سامنے آئیں گے۔ یہ ایکس یا گریویٹی گیمز کی نئی اقسام ہوں گی۔ کھلاڑیوں کے معاوضے بے حد بڑھ جائیں گے کھیلوں کے شائقین پر زیادہ توجہ دی جائے اور فتح و شکست سے زیادہ زور کھیل کو دلچسپ بنانے پر دیا جائے گا۔ کھلاڑیوں میں پروفیشنل اور کمرشل ازم اس قدر بڑھ جائے گا کہ وہ فوری طور پر ٹیم تبدیل کر سکیں گے۔ کھلاڑی بنیادی طور پر فری لانسر ہوں گے اور قومی ٹیموں کی حیثیت برائے نام رہ جائے گی جو زیادہ دام ادا کرے گا خدمات اس کے سپرد کی جائیں گی۔

کھلاڑی بننے کے لئے بے حد انہماک درکار ہوگا۔ عروج کا دور مختصر ہوگا۔ مقابلہ سخت ہوگا لہٰذا اسپورٹس میں آنے کے خواہاں نوجوان تعلیم اور متوازی کیرئیر پر توجہ نہیں دے سکیں گے چنانچہ مختصر وقت میں انہیں اتنا کمانا ہوگا کہ وہ باقی ماندہ زندگی اس جمع پونجی کے سہارے گزار سکیں۔ کھیلوں کی دنیا میں بھی ہر چیز کی کثرت ہو جائے گی کھیلوں کے چینل بہت بڑھ جائیں گے۔

کھیلوں میں انٹرنیٹ کا عمل دخل بھی بڑھتا جائے گا جب کمپیوٹر اور ٹیلی ویژن ایک ہو جائیں گے اور ان کا استعمال عام ہوگا تو ہر شخص ایک اسکرین پر کئی مقامات پر ہونے والے کھیل دیکھ سکے گا یا ایک شو دیکھتے ہوئے باقی کھیلوں کے اعداد و شمار حاصل کرتا رہے گا ٹکٹ لے کر کھیل دیکھنا بہت مہنگا ہو جائے گا کم ہی لوگ اس کے متحمل ہو سکیں گے۔ لہٰذا تمام تر توجہ ٹیلی ویژن یا کمپیوٹر سے کھیل دیکھنے میں مرکوز ہو جائے گی۔ کھیلوں پر ذرائع ابلاغ کی اجارہ داری ہو جائے گی۔ انٹرٹینمنٹ اور اسپورٹس یکجا ہو جائیں گے بلکہ کھیلوں پر انٹرٹینمنٹ انڈسٹری کا اثر زیادہ ہوگا۔

اسٹیڈیم نہایت شاندار اور جدید ٹیکنالوجی کا شاہکار ہوا کریں گے۔ نشستیں خودکار طریقہ سے ٹھنڈی رہیں گی۔ مرضی کے مطابق بلند ہو سکیں گی یعنی فضا میں اٹھ سکیں گی۔ وڈیو اسکرین نشست پر ہوگا جس کے ذریعہ ہر شخص اپنی مرضی کے زاویہ سے اور کسی بھی پہلو سے میچ دیکھ سکے گا۔ کلوز اپ اپنی مرضی سے دیکھا جا سکے گا۔ کشش ثقل کو توڑنے والی ٹیکنالوجی کے ذریعہ ممکن ہوگا کہ آپ اپنی نشست بلند کرکے اسٹیڈیم کے عین بیچوں بیچ پہنچ جائیں۔ شائقین کو ایسی نشست بھی حاصل ہو سکے گی جس پر تمام سہولتیں یکجا ہوں گی۔ اسے کسی بھی زاویئے پر گھمایا اور بلند کیا جا سکے گا ایک ہیلمٹ اس پر نصب ہوگا جس کے ذریعہ 80 ڈگری کا منظر دیکھا جا سکے گا۔ اس ہیلمٹ سے گردن گھمائے بغیر ہر جانب تمام تفصیلات دیکھی جا سکیں گی۔

ٹی وی کی پوری ایک کائنات انسانی مٹھی میں ہوگی دستی ٹیلیویژن اس قابل بنا دے گا کہ آپ بیک وقت پانچ سو چینل استعمال کر سکیں گے۔ آپ ٹی وی کیمرہ کا زاویہ دیکھنے کے پابند نہیں رہیں گے بلکہ ریموٹ کی مدد سے اپنی مرضی کے مطابق کیمرہ کو حرکت دے کر جس زاویہ سے چاہیں دیکھ سکیں گے۔ کھلاڑی، کوچ اور دیگر شائقین کے ساتھ براہ راست رابطہ رکھ سکیں گے اس ٹی وی سے آپ کھانے کی چیزیں آرڈر کر سکیں گے۔ حقائق کی دنیا سے جی بھر جائے اور کھیلوں، ٹیموں اور کھلاڑیوں کی سیاست سے آپ تنگ آجائیں یا کھلاڑیوں کے اسکینڈلز اور ان کے کروڑوں ڈالر معاوضہ سے پریشان ہو جائیں تو آپ فینٹسی کی اپنی الگ دنیا تخلیق کر سکتے ہیں۔ آپ صاف ستھری ٹیمیں خود بنائیے معاوضے دینے کی بھی کوئی ضرورت نہیں۔ بس اس مقصد کے لئے آلات دستیاب ہوں گے یہ ٹیمیں آپ کی مرضی کے مطابق کھیلیں گی۔

کھیلوں کا مستقبل

یو ایس فینسنگ ایسوسی ایشن کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر مائیکل میسک کا خیال ہے کہ نئی صدی میں اسپورٹس کا اچھا مستقبل ہے۔ اسی طرح اولمپک گیمز کا مستقبل بھی اچھا ہے۔ ان کے خیال میں مستقبل قریب میں جو سب سے اہم بات ہونے والی ہے وہ اسپورٹس کی انٹرنیٹ براڈ کاسٹنگ ہے۔ مثال کے طور پر آج اگر میں چاہتا ہوں کہ بیڈمنٹن دیکھوں تو مجھے اس کا موقع حاصل نہیں ہوتا میں ٹی وی کھولتا ہوں تو وہاں مجھے بیس بال یا باسکٹ بال دکھایا جاتا ہے۔ انٹرنیٹ کے ذریعے میں جس وقت چاہوں اپنی پسند کا کھیل دیکھ سکتا ہوں میں کسی متعلقہ ویب سائٹ پر جاتا ہوں پھر مثلاً مجھے بیڈمنٹن دیکھنا ہے تو میں وہاں وڈیو کلپس پر کلک کرتا ہوں۔

میں ان لوگوں سے متفق نہیں ہوں کہ اسپورٹس کا خاتمہ ہو جائے گا البتہ وہ تبدیل ہو جائیں گے یعنی مثال کے طور پر ایک شمشیر زن فولادی تلوار کی جگہ "اسٹار وارز" جیسی تلوار سے مقابلہ آرائی کرے۔ مجھے خطرہ یہ ہے کہ لوگ کھیلوں میں جسمانی شمولیت ترک کر دیں گے اور "ننٹنڈو" برادری بنالیں گے یعنی اپنے قالین پر دراز ہوئے اور بٹن دباکر کھیل میں مصروف ہو گئے اس طرح کے کھیل میں ان کی دماغی شمولیت تو شاید اصل جیسی بن جائے لیکن جسمانی طور پر وہ غیر فعال اور سست ہو جائیں گے۔

یہ کہنا بھی غلط ہے کہ مستقبل میں باکسنگ یا کشتی جیسے پر تشدد کھیل غیر قانونی قرار دیئے جائیں گے کیونکہ ایسے کھیلوں کے شائقین ہمیشہ ہی رہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ کھیلوں کے پروموٹرز اتنے زیادہ شائقین کو نظرانداز نہیں کر سکتے۔ کھیل لوگوں کو انٹرٹینمنٹ اور آپشن فراہم کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ اولمپک گیمز کی تحریک بھی زندہ رہے گی یہ انسانی تاریخ کا اہم واقعہ ہوتا ہے۔

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

محترم حافظ عبدالحلیم مربی سلسلہ لکھتے ہیں۔

محترمہ استانی رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری انوار الحق صاحب 27/9 دار العلوم غربی سابق کارکن صدر انجمن احمدیہ جو کہ مکرم غلام محمد صاحب (خادم حضرت چھوٹی آپا صاحبہ) کی بیٹی تھیں۔ مورخہ 18 جون 2001ء کو بوقت ساڑھے چھ بجے شام بعمر 65 سال ہارٹ فیل ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئیں آپ کی نماز جنازہ مورخہ 19 جون بعد از نماز عصر بیت المبارک میں مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے دعا کروائی مرحومہ صدر لجنہ اماء اللہ دار العلوم غربی نمبر 2 تھیں مورخہ 18 جون کو ہی آپ نے مرکزی حکم کے مطابق جلسہ سیرۃ النبی ﷺ رکھا ہوا تھا۔ جو کہ آپ کے گھر میں ہی منعقد ہوا۔ آپ نے بڑے ذوق شوق سے جلسہ کے انتظامات کروائے۔ اور جھنڈیاں اپنے ہاتھ سے لگائیں۔ نماز عصر ادا کی گئی۔ اور مقامی نمائندہ لجنہ کی زیر صدارت جلسہ سیرۃ النبیؐ جاری تھا کہ دوران جلسہ ہی آپ کو دل کی تکلیف شروع ہو گئی۔ چنانچہ آپ کو ہسپتال لے جایا گیا۔ ابتدائی طبی امداد کے دوران ہی تقدیر غالب آئی اور آپ نے اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔ آپ نہایت مخلص اور فدائی خاتون تھیں۔ پر جوش داعی الی اللہ تھیں۔ باوجود دل کے عارضہ کے متعدد سفر دعوت الی اللہ کے لئے آپ نے اختیار کئے۔ خدا نے پھل بھی عطا فرمائے۔ نومبایعین کی تالیف قلوب اور تربیت کے لئے ہمیشہ کوشاں رہیں محلّہ میں بیسیوں بچوں اور بچیوں نے آپ سے قرآن کریم پڑھا آپ کے بچوں کی تفصیل کچھ یوں ہے بڑی بیٹی امۃ النصیر صاحبہ اہلیہ مکرم منصور احمد صاحب کارکن شعبہ کمپیوٹر تحریک جدید ربوہ اور دو بیٹے مکرم اعجاز الحق صاحب حال مقیم امریکہ اور عزیزم شمشاد الحق صاحب آف جرمنی حال ربوہ ہیں احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحومہ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

اعلان داخلہ

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور نے ایم ایڈ سینڈوچ پروگرام میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے۔ داخلہ فارم 25 جون تک وصول کئے جائیں۔ مزید معلومات کے لئے دیکھئے جنگ 17 جون

گمشدہ کاغذات

حاشر احمد ابن مظفر احمد صاحب لودھراں کی وقف نو کی منظوری کا فارم از حضور انور نیز عزیز مدثر احمد ابن مظفر احمد صاحب اور عزیزہ افشاں کے فارم برائے وقف نو بیت المہدی سے دار العلوم شرقی کی طرف جاتے ہوئے کہیں گر گئے ہیں۔ جس کسی کو ملے ہوں براہ کرم دفتر وقف نو میں پہنچ دیں۔

تقریب شادی

مکرم حفیظ احمد صاحب ولد چوہدری محمود احمد صاحب مرحوم آف شورکوٹ حال دار الصدر شمالی ربوہ کی شادی کی تقریب ہمراہ عزیزہ نسرین اختر صاحبہ بنت مکرم مشتاق احمد صاحب مرحوم دار الصدر شمالی ربوہ مورخہ 30۔اپریل 2001ء کو منعقد ہوئی۔ رخصتی کے موقع پر محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ نے دعا کروائی اگلے روز یکم مئی 2001ء کو دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر محترم چوہدری محمد علی صاحب وکیل التصنیف تحریک جدید ربوہ نے دعا کروائی۔ گزشتہ سال ان کے نکاح کا اعلان مکرم محمد افضل ظفر صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ 29 اکتوبر 2000ء کو بیت الانوار دار الصدر شمالی میں بعوض پچاس ہزار روپے حق مہر پر کیا تھا۔ عزیزہ نسرین اختر صاحبہ مکرم میاں کریم بخش صاحب پوتی اور مکرم مولوی نور داد صاحب سابق معلم وقف جدید آف کھاریاں ضلع گجرات کی نواسی ہیں جبکہ مکرم حفیظ احمد صاحب مکرم چوہدری حسین بخش صاحب پٹواری کے پوتے اور مکرم رانا برکت علی صاحب آف قادیان کے نواسے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

اعلان دار القضاء

(مکرم سعید اللہ خان صاحب بابت ترکہ مکرمہ حامدہ بیگم صاحبہ)

مکرم سعید اللہ خان صاحب ولد مکرم چوہدری علی احمد خان صاحب ساکن 262/C سیکٹر A-4 خیابان سرسید راولپنڈی نے درخواست دی ہے کہ میری ہمشیرہ محترمہ حامدہ بیگم صاحبہ بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ قطعہ نمبر 6/5 دار الرحمت غربی ربوہ برقبہ دس مرلہ میں سے ان کا حصہ پانچ مرلہ ہے جس پر مکان تعمیر شدہ ہے۔ یہ مکان میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ علاوہ ازیں ان کی امانت ذاتی نمبر 13/94 امانت تحریک جدید میں مبلغ ۔/10`005 روپے موجود ہیں۔ یہ رقم میرے اور میرے بھائی مکرم احمد اللہ خان صاحب کے درمیان بحصص شرعی تقسیم کر دی جائے۔ ہمارے علاوہ ان کا کوئی اور وارث نہ ہے۔ وہ بیوہ تھیں۔ اور ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال اور رقم کی ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم خالد جاوید چوہدری صاحب دار العلوم شرقی ربوہ لکھتے ہیں خاکسار کے ماموں مکرم چوہدری غلام قادر باجوہ صاحب ریٹائرڈ سیکرٹری یونین کونسل آف کھیوہ باجوہ سیالکوٹ مورخہ 13 جون 2001ء کی صبح تقریباً 7-30 بجے ایک حادثہ پیش آنے کے باعث وفات پا گئے۔ آپ کی عمر تقریباً 65 سال تھی آپ اس روز ایک جماعتی کام کی غرض سے صبح تقریباً 6 بجے گھر سے سیالکوٹ کے لئے روانہ ہوئے۔ اور پسرور میں گاڑی سے اترتے وقت ایک دوسری گاڑی کے ساتھ ایکسیڈنٹ ہو گیا۔ چوٹیں شدید آنے کے باعث آپ آدھ گھنٹہ بعد ہسپتال میں ہی اپنے مولا حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے آپ انتہائی مخلص احمدی تھے اور مختلف جماعتی عہدوں پر فائز تھے۔ کھیوہ باجوہ میں نماز جنازہ پڑھائی جانے کے بعد اسی رات ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا جہاں دار الضیافت میں نماز جنازہ پڑھائی گئی اور قبر تیار ہونے کے بعد محترم چوہدری لطیف احمد صاحب کاہلوں نے دعا کروائی۔ آپ نے اپنے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں آپ کا بڑا بیٹا محمد اقبال صاحب باجوہ مربی سلسلہ ماریشس ہیں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

مکرم منظور احمد بٹ صاحب ولد اللہ بخش صاحب ساکن مکان نمبر 33/24 دار الرحمت شرقی (ب) ربوہ مورخہ 29۔اپریل 2001ء کو بعمر 75 سال فضل عمر ہسپتال میں وفات پا گئے مرحوم کی نماز جنازہ بیت مہدی ربوہ میں بعد از نماز مغرب پڑھائی گئی مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ مرحوم کے درجات کی بلندی اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کریں۔

اعلان دار القضاء

(مکرم بشارت احمد اعوان صاحب بابت ترکہ مکرم غلام احمد اعوان صاحب)

مکرم بشارت احمد اعوان صاحب ابن مکرم غلام احمد اعوان صاحب ساکن نمبر 10/13 دار الرحمت غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کی کچھ رقم (مبلغ 60,000+-/33,458 کل 93,458 روپے) نظارت امور عامہ کے پاس موجود ہے۔ یہ رقم ان کے سب ورثاء میں بحصص شرعی تقسیم کر دی جائے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

(1) مکرم چوہدری حمید احمد اعوان صاحب (بیٹا)
(2) مکرم چوہدری بشارت احمد اعوان صاحب (بیٹا)
(3) مکرم چوہدری بشیر احمد اعوان صاحب (بیٹا)
(4) مکرم چوہدری محمود احمد اعوان صاحب (بیٹا)
(5) مکرم چوہدری محمد احمد اعوان صاحب (بیٹا)
(6) مکرمہ راشدہ بیگم اعوان صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال اور رقم کی ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

درخواست دعا

مکرم شیر محمد صاحب خادم حضرت خلیفۃ المسیح الرابع بوجہ علالت لندن کے ایک ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

مجید احمد شاہد کارکن دار القضاء ربوہ کے چھوٹے بھائی عرفان احمد ولد ملک امیر بخش صاحب کھوکھر چک نمبر 99 شمالی سرگودھا گزشتہ دو ماہ سے معدہ میں تکلیف کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم سلطان احمد بشیر صاحب کارکن وکالت دیوان کی اہلیہ گزشتہ اڑھائی برس سے ہیپاٹائٹس کے مرض میں مبتلا ہیں۔ اور کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ صفحہ 4

ہوں۔ اللہ اللہ کیسے استاد اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا کر رکھے تھے۔ اس پر اس کا جتنا شکر بھی کیا جائے کم ہے۔ ان کی شفقت کا ذکر کر رہا ہوں تو پھر رحمانی صاحب یاد آ رہے ہیں۔ ایک بار الفضل میں ہماری ایک نظم چھپی۔ سڑک پر جاتے ہوئے۔ مکرم ڈاکٹر احسان الٰہی صاحب کے مکان کے ساتھ والے مکان میں رحمانی صاحب رہتے تھے اچانک سامنا ہو گیا۔ رحمانی صاحب نے لپک کر ہمیں گلے لگا لیا اور فرمایا میں نے تمہاری نظم دیکھی ہے اور تمہارا ہی مصرعہ گنگنا رہا تھا میں بہت خوش ہوں کہ میرے ایک شاگرد نے اتنی اچھی نظم کہی ہے۔ اتنا کہہ کر اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا اور بٹوا نکال کر ہمیں انعام میں دے دیا جس میں صرف ایک آنہ تھا فرمایا کہ بیٹے میری جیب میں یہی کچھ ہے اگر اس وقت میری جیب میں ہزار روپیہ بھی ہوتا تو وہ تمہیں انعام میں دے دیتا (رحمانی صاحب کی ایک بٹنہ چار کی وصیت تھی)۔ میں نے کہا ماسٹر صاحب یہ ایک آنہ بھی میرے لئے ہزار روپیہ جیسا ہے کہ یہ تحسین سخن شناس کا آئینہ دار ہے۔ ماسٹر عبدالقدیر صاحب بھی اسی نسبت سے مبارک باد دینے تشریف لائے تھے کہ میرے ایک شاگرد نے جسے میں نے اردو پڑھائی تھی اردو میں پی ایچ ڈی کر لیا ہے۔ ان کی وفات کی خبر پڑھ کر اچانک یہ ساری باتیں ذہن میں گھومنے لگیں۔ اللہ تعالیٰ اس بزرگ استاد کی مغفرت فرمائے اور انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ میرے پاس ان کی اولاد میں سے کسی کا پتہ نہیں کہ تعزیت کے دو لفظ ہی لکھ سکوں اس لئے یہ چار سطریں لکھ دی ہیں اللہ تعالیٰ ایک استاد کے لئے ایک حقیر شاگرد کا دعائیہ نذرانہ قبول فرمائے۔

آمین

خبریں

جنرل مشرف صدر بن گئے

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے ایمر جنسی (ترمیمی) آرڈیننس 2001 کے حکم نمبر 2 کے تحت محمد رفیق تارڑ کو صدارت کے عہدے سے فی الفور سبکدوش کر کے ان کی جگہ صدارت کا عہدہ سنبھال لیا ہے- صدر مملکت کا عہدہ سنبھالنے کے بعد انہوں نے سینٹ قومی اسمبلی اور چاروں صوبائی اسمبلیاں توڑ دی ہیں- نیز چیئرمین سینٹ' ڈپٹی چیئرمین' سپیکر قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں کے سپیکروں کے عہدے بھی ختم کر دیئے ہیں- گزشتہ روز 20 جون سہ پہر چار بج کر پانچ منٹ پر سپریم کورٹ کے چیف جسٹس ارشاد حسن خان نے پی سی او کے تحت چیف ایگزیکٹو سے صدر کے عہدے کا حلف لیا حلف برداری کی تقریب میں وفاقی وزراء قومی سلامتی کے ارکان اور سفارتکاروں نے شرکت کی-

صدارت کا عہدہ قومی مفاد میں لیا ہے

جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ صدارت سنبھالنے کا اقدام آئینی سیاسی اور اقتصادی تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے قومی مفاد میں اٹھایا ہے نئے سیاسی نظام کی نگرانی فوج کرے گی- سیاسی سرگرمیاں پہلے کی طرح جاری رہیں گی- اسمبلیاں ٹوٹنے کے بعد ان کے منتخب کردہ صدر کا جواز نہیں رہا- الیکشن وقت پر ہوں گے- سیاسی استحکام چاہتا ہوں- یہ سب خدا کی مہربانی ہے-

سیاسی رہنماؤں کا ردعمل

جنرل پرویز مشرف کے عہدہ صدارت سنبھالنے پر مختلف سیاسی و مذہبی جماعتوں کے رہنماؤں نے ملے جلے جذبات کا اظہار کیا ہے- جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد نے کہا 12- اکتوبر کو حکومت سنبھالنے کے فیصلے کی طرح جنرل پرویز مشرف کا منصب صدارت سنبھالنا قوم اور فوج کے مفاد میں نہیں- پیپلز پارٹی کے سیکرٹری جنرل جہانگیر بدر نے کہا کہ چیف ایگزیکٹو نے صدر بنتے وقت نہ تو آئین پر عمل کیا اور نہ ہی سیاسی جماعتوں کو اعتماد میں لیا اس لئے انتہائی کمزور صدر مملکت بنے ہیں اور خونی انقلاب کی راہ ہموار ہو رہی ہے- پاکستان مسلم لیگ ہم خیال کے صدر میاں محمد اظہر نے کہا ہے کہ جنرل مشرف کا صدر بننا- جمہوریت کی طرف پیش رفت ہے- گومگو کی کیفیت ختم ہو گئی ہے- سابق وزیر اعلیٰ منظور وٹو نے کہا کہ یہ ایک اہم تبدیلی ہے سابق چیف جسٹس نسیم حسن شاہ اور طاہر القادری نے کہا ہم چیف ایگزیکٹو کو ویلکم کرتے ہیں- ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ جنرل پرویز مشرف کا صدر بننا غالباً بھارت کے ساتھ ہونے والے مذاکرات کے پیش نظر ہے ملت پارٹی کے سربراہ اور سابق صدر فاروق احمد لغاری نے کہا ہے کہ رفیق تارڑ کا جانا اور اسمبلیوں کا خاتمہ نوشتہ دیوار تھا نوابزادہ نصر اللہ خان نے کہا کہ یہ قومی سانحہ ہے سیاسی جماعتیں مل کر جدوجہد کریں- بے نظیر بھٹو کے ترجمان نے پرویز مشرف کے اقدام کو غیر آئینی قرار دیا ہے-

بیک وقت چار کلیدی عہدے

جنرل مشرف ملکی تاریخ میں بیک وقت چار کلیدی عہدوں والی پہلی شخصیت بن گئے ہیں- صدر مملکت کا عہدہ سنبھالنے کے ساتھ جنرل مشرف چیف ایگزیکٹو' جوائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی کے چیئرمین اور بری فوج کے سربراہ ہیں-

بی بی سی کا تبصرہ

جنرل پرویز مشرف کے عہدہ صدارت سنبھالنے پر بی بی سی نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ جنرل پرویز مشرف کے صدر بننے کی افواہیں کافی عرصہ سے چل رہی تھیں- چند روز پہلے انہوں نے اشارہ بھی دیا تھا- اس کا کچھ حد تک تعلق اگلے ماہ دہلی میں پاکستان و بھارت کے سربراہوں کی ملاقات سے بھی ہے- فوجی کمانڈروں میں بھی یہ رائے پائی جاتی تھی کہ جنرل مشرف کو بھارت سے مذاکرات کے لئے ملک کے صدر کی حیثیت سے جانا چاہئے- اب بھارت سے مذاکرات کے لئے جنرل مشرف کے ہاتھ مضبوط ہو گئے ہیں- زیادہ طاقتور اور بااختیار بن کر دہلی جائیں گے-

دسویں صدر

جنرل پرویز مشرف ملک کے دسویں صدر بنے ہیں- پاکستان کے پہلے صدر میجر جنرل سکندر مرزا کے بعد دوسرے صدر ایوب خان تھے- تیسرے صدر آغا محمد یحیٰ خان جبکہ ذوالفقار علی بھٹو مختصر عرصہ صدر رہے جن کے بعد فضل الٰہی چوہدری چوتھے صدر بنے- ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت کے خاتمہ کے بعد جنرل ضیاء نے صدر کا عہدہ سنبھالا- ان کی ہلاکت کے بعد غلام اسحاق خان صدر بنے- ان کے بعد فاروق لغاری نے صدر کا عہدہ سنبھالا- نویں صدر محمد رفیق تارڑ تھے- پاکستان کے 9 صدور میں سے صرف دو فاروق لغاری اور رفیق تارڑ کو پارلیمنٹ کے ذریعے باضابطہ طور پر ملک کا صدر منتخب کیا گیا تھا-

انسداد دہشت گردی آرڈیننس منظور

وفاقی کابینہ کا اجلاس گزشتہ روز چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف کی صدارت میں ہوا- اجلاس میں انسداد دہشت گردی (ترمیمی) آرڈیننس 2001ء کی منظوری دی گئی جس کا مقصد نسلی اور فرقہ وارانہ تشدد اور ہر طرح کی دہشت گردی کی روک تھام ہے- جنرل پرویز مشرف نے چاروں صوبوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اس آرڈیننس پر موثر عملدرآمد کے لئے فوری طور پر ایکشن پلان ترتیب دیں-

ٹی وی لائسنس فیس میں اضافہ

پاکستان ٹیلی ویژن کارپوریشن نے اعلان کیا ہے یکم جولائی 2001 سے گھریلو ٹی وی سیٹ کی لائسنس فیس فی سیٹ 300 روپے سالانہ جب کہ تجارتی ٹی وی سیٹ کے لئے فی سیٹ 600 روپے سالانہ ہوگی-

چلڈرنز' کمپیوٹر + انگلش اسپیکنگ کلاس
وہ بچے جو چوتھی جماعت سے نویں جماعت تک کے طالب علم ہیں- ان کے لئے گرمیوں کی تعطیلات میں دو ماہ کا سپیشل کورس آفر کیا جا رہا ہے-
کلاسز کا اجراء یکم جولائی 2001ء سے ہوگا-
23- شکور پارک ربوہ فون نمبر 212034
نیشنل کالج ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ- کاروباری سیاحتی بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان شجر کاروبجی ٹیبل ڈائز- کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12- ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130 Fax:042-6368134
E-mail:mobi-k@usa.net

ہاضمے کا لذیذ چورن
تریاق معدہ
پیٹ درد' بد ہضمی' اپھارہ کے لئے کھانا ہضم کرتا ہے- ہر وقت گھر میں رکھنے والی دوا
(رجسٹرڈ)
تیار کردہ: ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
Ph:04524-212434 Fax:213966

پروفیشنل کمپیوٹر ٹریننگ ہر عمر اور ہر معیار تعلیم کے لئے
2 اور 6 ماہ کے کمپیوٹر کورسز اندرون اور بیرون ملک ملازمت کے حصول کے لئے
ایک ماہ میں Web Page Designing اور انٹرنیٹ 7 دن میں سیکھئے
چھٹیوں میں طلباء و طالبات کے لئے خصوصی کلاسز داخلہ جاری ہے
ایپکس کمپیوٹر اکیڈمی 67 لنک روڈ ناصر آباد ربوہ- فون: 211668

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61

HERCULES
HR
GENUINE PARTS
آٹو پارٹس کی دنیا میں بااعتماد نام
HERCULES
ہرکولیس
Mian Bhai
میاں بھائی
مینوفیکچرر
آئل فلٹر- بریک آئل
پٹہ کمانی- سائلنسر بکس و سائلنسر پائپ اور ربڑ پارٹس
طالب دعا
میاں عبداللطیف- میاں عبدالماجد

گلی نمبر 5 نزد الفرخ مارکیٹ- کوٹ شہاب الدین- جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور Ph:.042-7932514-5-6
Fax: 042-7932517 E-mail: mianbhai2001@yahoo.co.uk